اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم جمعۃ المبارک

۱۶ ربیع الاوّل ۱۳۷۲ھ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۰/۶ | ۵ فتح ۱۳۳۱ھش | ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا
رستگاری چیست دربندِ تو بودن صیدوار
تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم
تا دلم دورانِ خوں دارد بہ تو دارد مدار

ترجمہ:۔ آپ کی راہ میں جان کو فدا کرنا ہی اصل جینا ہے۔ شکار کی طرح آپ کی قید میں رہنا ہی اصل آزادی ہے ——— جب تک میرا وجود ہے آپ کا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون گردش کرتا رہے گا۔ آپ کا ہی طواف رہے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل سے پیٹ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۴ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ صرف کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

دولت مشترکہ کے ایشیائی وزراء اعظم کی طرف سے برطانیہ کی خارجہ پالیسی کے بعض پہلوؤں پر نکتہ چینی

برطانوی کابینہ کے اجلاس میں وزراء اعظم کی شرکت۔ ایشیاء کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار

لنڈن ۴ دسمبر۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے جو اقتصادی کانفرنس کے سلسلہ میں آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج حکومت برطانیہ کی خاص دعوت پر برطانوی کابینہ کے اجلاس میں شرکت کی جس میں دولت مشترکہ کے مفاد اور ممبر ممالک کی ذمہ داریوں کی روشنی میں عالمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ دولتِ مشترکہ کے ایشیائی وزراء اعظم نے اس بات پر نکتہ چینی کی ہے کہ برطانیہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی سامراج کی حمایت کر رہا ہے۔ اجلاس میں مشرق وسطےٰ کے مجوزہ دفاعی ادارے کے سیاسی پہلوؤں پر بھی غور کیا گیا۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اس ملاقات کا حال بتایا جو ابھی حال ہی میں انہوں نے امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور اور نئے وزیر خارجہ سے کی تھی۔ انہوں نے ایشیاء کی صورتِ حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ نیز اس بات پر زور دیا کہ کوریا اور ہند چینی کے بارے میں تازہ سیاسی فیصلے کئے جائیں تا کہ ایشیائی ممالک میں قوم پرستی کے جذبات کو کمیونزم کے خلاف کام میں لایا جا سکے۔

سیاسی کمیٹی میں تونس اور مراکش کے مسائل پر آج رات بحث ہو رہی ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان اس بارے میں تیرہ ملکوں کی قرارداد پیش کریں گے

نیویارک ۴ دسمبر۔ سیاسی کمیٹی میں تونس اور مراکش کے مسائل پر آج رات بحث ہو رہی ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان اس بارے میں تیرہ ملکوں کی قرارداد پیش کریں گے جس میں تونس کے مسئلہ کو امن عالم کیلئے خطرناک قرار دیا گیا ہے اس قرارداد میں وہ یہ کہیں گے کہ تونس اور فرانس کو بات چیت میں مدد دینے کیلئے تین ملکوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ وہ یہ تحریک بھی پیش کریں گے کہ بحث میں تونس کے نمائندے کو بھی حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ فرانس تونسی نمائندے کی شرکت کے سوال کو بڑی اہمیت دے رہا ہے۔ سیاسی کمیٹی جو فیصلہ کرے گی اس کی روشنی میں فرانس فیصلہ کریگا کہ وہ اس تمام مسئلے کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرے۔

اسلام معاشرے کے تمام طبقوں میں اتحاد کی تعلیم دیتا ہے (جنرل نجیب)

قاہرہ ۴ دسمبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کہا ہے کہ مصر میں مملکت کا مذہب اسلام ہے اور ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ کل انہوں نے عید میلاد النبیؐ کے جلسہ میں یہ اعلان کرتے ہوئے ان لوگوں پر نکتہ چینی کی جو سمجھتے ہیں کہ اسلام تعصب اور ظلم کا مذہب ہے۔ انہوں نے کہا اسلام عفو و درگذر اور رحمدلی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ معاشرتی ارتقاء کا مؤید ہے اور اس نے غیر مسلموں کے ساتھ اتحاد اور رواداری برتنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاشرہ کے تمام طبقوں میں اتحاد کی تبلیغ کی اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ بھی ہمیشہ رواداری اور محبت کا سلوک روا رکھا۔

نگران کونسل نے اراضی کی واپسی کے متعلق آٹھ ملکوں کی قرارداد منظور کر لی

نیویارک ۴ دسمبر۔ نگران کونسل نے کل رات آٹھ ملکوں کی قرارداد منظور کر لی جس میں برطانیہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ٹانگانیکا کی ۸ ہزار ایکڑ اراضی میرو قبیلے کے افراد کو واپس کر دے۔ اس قبیلے کے تین ہزار آدمی اپنی زمینوں اور دیگر املاک سے بے دخل کر دیئے گئے تھے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اراضی کے علاوہ جو املاک بھی تباہ ہوئی ہیں قبائلیوں کو ان کا معاوضہ بھی دیا جائے۔ علاوہ ازیں اس بے دخلی میں انہیں جو پریشانی اور دیگر قسم کا نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کی جائے۔ یہ قرارداد ایشیا اور افریقہ کے آٹھ ملکوں کی طرف سے پیش کی گئی تھی جن میں پاکستان بھی شامل تھا۔ قرارداد کے حق میں ۳۱ اور خلاف ۱۱ ووٹ آئے۔ تین ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ اب یہ قرارداد جنرل اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

سندھ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

حیدرآباد (سندھ) ۴ دسمبر حکومت سندھ نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل پر نظر ثانی کی ہے۔ چنانچہ وہاں بھی تنخواہوں کے سکیل مرکزی ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل کے برابر کر دیئے گئے ہیں۔ نئے سکیل کا نفاذ پچھلے ستمبر سے ہوگا۔ پانچ سال پہلے جو سکیل مقرر کئے گئے تھے نئے سکیل ان کی بجائے نافذ کئے گئے ہیں۔

لاہور ۴ دسمبر۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمدؐ نے آج یہاں انجینئرنگ کی ۳۷ ویں کانگرس کا افتتاح کیا۔

کارآمد مویشیوں کو ذبح کرنے سے محفوظ رکھنے کا بل

صرف لاہور میں ہر سال ۳۰ ہزار مویشی ذبح کر دیئے جاتے ہیں

لاہور ۴ دسمبر "پنجاب تحفظ کارآمد مویشیاں بل" جو مجلس قانون ساز پنجاب کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا اس مقصد کیلئے ہے کہ صوبے میں مفید مویشیوں کو قصاب کے چھرے سے محفوظ کر دیا جائے۔ گذشتہ چند سالوں میں پنجاب کے شہروں میں اندھا دھند ذبح کرنا خطرناک حد تک پہنچ گیا ہے۔ صرف لاہور میں ۳۰ ہزار جانور سالانہ ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں صرف ۱۹ ہزار مویشی سال بھر میں شہر کی دودھ گھی کی ضروریات کے کفیل ہوتے ہیں۔ شہری آبادی کے مجموعی طور پر زیادہ ہو جانے سے دودھ کی مانگ بھی بڑھ گئی ہے۔ لیکن دودھ دینے والے مویشیوں میں قابل افسوس تخفیف ہونے کی وجہ سے دودھ کی کم از کم ضروریات کو پورا کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ پنجاب کے سترہ بڑے شہروں میں اوسطاً ۳ آونس دودھ دستیاب ہوتا ہے ——— حالانکہ آبادی کو صحت مند رکھنے کے لئے اوسطاً ۸ آونس دودھ کی ضرورت ہے۔

رحیم ہنگورو کے خلاف مقدمہ کی سماعت کیلئے

ایک خاص آرڈیننس کا نفاذ

حیدرآباد (سندھ) ۴ دسمبر۔ حکومت سندھ ایک آرڈیننس نافذ کر رہی ہے۔ اس میں سندھ کے مشہور ڈاکو رحیم ہنگورو کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے طریق کار کی وضاحت کی جائے گی۔ اس کے تحت مقدمہ کی سماعت کیلئے ایک خاص جج مقرر کیا جائے گا۔ اس کے خلاف قتل و غارت۔ دہشت انگیزی اور ڈاکہ زنی کے متعدد مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ صرف ایک واردات میں ہی اس نے ۱۰ قتل کئے تھے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قافلہ قادیان میں شمولیت کی درخواست دینے والے اصحاب

فوری توجہ دیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

اس سال پاسپورٹ کا انتظام جاری ہو جانے کی وجہ سے قافلہ قادیان کا کام بہت زیادہ وسیع اور پیچیدہ ہو گیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ درخواست دینے والے اصحاب بار بار کے اعلانوں کے باوجود تکمیل درخواست کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ چنانچہ اس وقت تک پاسپورٹوں کے لئے مطلوبہ کوائف اور فوٹو میرے دفتر میں بہت ہی کم پہنچے ہیں۔ اس طرح قافلہ کا جانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ اور اس کی ذمہ واری اہل قافلہ پر ہو گی۔ بہرحال اب وقت کی تنگی کی وجہ سے یہ آخری اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب ابھی تک مجھے پاسپورٹ والے مندرجہ ذیل کوائف نہیں بھجوا سکے وہ اپنے ضلع کے دفتر سے پاسپورٹ فارم حاصل کر کے ان میں حسب قاعدہ اور حسب ہدایات خانہ پُری کر کے اور دستخط والی جگہ پر اپنے دستخط کر کے اور افسر مجاز کے بھی دستخط کرا کے مجھے بلا توقف بھجوا دیں۔ اور اس کے ساتھ سات عدد پاسپورٹ سائز فوٹو (یعنی $2\frac{1}{2}$ × $2\frac{1}{2}$ انچ) بھجوا دیں۔ اگر ایسے تکمیل شدہ فارم مع فوٹو مجھے ۱۰ دسمبر یا زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر تک نہ پہنچے۔ تو اس معاملہ میں غفلت کرنے والے دوست قافلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ پردہ نشین عورتوں کے لئے فوٹو کی ضرورت نہیں۔ دوست نوٹ کر لیں۔ کہ میں نے وقت پر انتباہ کر دیا ہے۔ بعد میں مجھ پر کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

نوٹ:۔ جو صاحب یہ محسوس کریں۔ کہ وہ مطلوبہ پاسپورٹ فارم کی خانہ پُری کر کے مطلوبہ وقت کے اندر ہمارے دفتر میں نہیں بھجوا سکتے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۹ دسمبر تک ربوہ تشریف لے آئیں۔ ہمارا دفتر خود ضروری کارروائی پاسپورٹ کے متعلق کرے گا۔ لیکن ان کا ربوہ آنا اور پھر واپس جانا یا ۱۵ دسمبر تک ربوہ کا ٹھہرنا اس کے متعلق ذمہ داری ان کی اپنی ہو گی۔

تفصیلی سوالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آپ خاوندی شدہ ہیں یا مجرد؟

(۲) شادی شدہ بیوہ یا مطلقہ عورت کی صورت میں اصلی ذاتی نام کیا ہے؟

(۳) مقام و تاریخ ولادت کیا ہے۔ معین تاریخ دی جائے یا کم از کم مہینہ اور سال پیدائش نوٹ کیا جائے

(۴) قد کتنے فٹ کتنے انچ لمبا ہے؟

(۵) آنکھوں کا رنگ کیسا ہے۔ کالا یا بھورا یا نیلا؟

(۶) بالوں کا رنگ کیا ہے۔ کالا یا بھورا یا سفید؟

(۷) خاص نشان شناخت کیا ہیں؟

(۸) عورت کی صورت میں خاوند کا نام تاریخ ولادت اور پتہ کیا ہے؟

(۹) عورت کی صورت میں خاوند (موجودہ یا سابق) کی مقام و تاریخ پیدائش کیا ہے؟

(۱۰) قومیت کیا ہے (یعنی پاکستانی یا ہندوستانی یا کسی غیر ملک کی)

(۱۱) اگر آپ ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجر ہیں۔ تو ہجرت سے پہلے آپ کی رہائش کہاں تھی۔ اور آپ نے کس تاریخ کو ہجرت کی؟

(۱۲) کیا ہندوستان میں آپ کے خلاف کوئی مقدمہ تو دائر نہیں۔ اگر ہے تو اس کی مختصر تفصیل دیں

(۱۳) کیا آپ کی کوئی جائداد ہندوستان میں ہے۔ اگر ہے تو کیا ہے اور کہاں؟

(۱۴) اپنے پاسپورٹ سائز کے ($2\frac{1}{2}$ × $2\frac{1}{2}$) سات عدد فوٹو میرے نام رجسٹری کو لفافہ بھجوا دیں۔ مگر پردہ دار عورتوں کو اس کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کے چھوٹے فوٹو ہر شہر میں بہت سستے بن جاتے ہیں۔ ہر فوٹو کی پشت پر اپنا نام مع ولدیت (یا زوجیت) اور پتہ نوٹ کر دیں۔ مگر ایک فوٹو کی پشت خالی چھوڑ دیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲ دسمبر ۱۹۵۲ء)

تحریک جدید کی نئے سال کی قربانیوں کا آغاز

جماعت احمدیہ کا شاندار لبیک

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید سال ۱۹ اور سال ۹ کی قربانیوں کا مطالبہ مجاہدین تحریک جدید سے فرما چکے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال ۱۹ میں اپنے گزشتہ سال کے عطیہ پر اضافہ فرماتے ہوئے دس ہزار بارہ روپیہ اس سال کے لئے دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس لئے۔ کہ وہ احباب کرام جو ۱۹۳۴ء سے راہ خدا میں شاندار قربانی کرتے آ رہے ہیں۔ وہ اس سال میں اپنے وعدوں میں اضافہ سے وعدہ فرمائیں۔ اور اسے جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اسی سال میں ادا کرنے کا عہد کریں۔ جن مجاہدین نے جمعہ کے دن اپنے وعدے تحریک جدید کا حضور کی زبان مبارک سے سنتے ہی وعدہ فرمایا ان کے ایک حصہ کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اور ایک حصہ جو اخبار میں گنجائش نہ ہونے کے سبب نہیں دیا گیا تھا۔ وہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ تاکہ سال ۱۹ اور سال ۹ کا وعدہ کرنے والے مجاہد اپنے وعدے جلد سے جلد حضور میں پیش کریں۔

ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ سابقون کی صف میں پیش ہو جائے۔ سابقون کی تعریف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سابقون کون ہیں

"سابقون کے معنی میرے نزدیک یہی ہیں۔ کہ جس نے سنا اور ہفتہ کے اندر اندر لبیک کہہ دیا۔ رقم دیدی یا وعدہ کر لیا۔ یا وہ جنہوں نے حکم سنتے ہی دوسری خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ کیونکہ یاد رکھو۔ کہ جن نوجوانوں نے فی الحال تبلیغ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ وہ کسی سے کم نہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے دعویٰ کو سچا کر دکھائیں۔ یہ لوگ سابقون میں سے ہیں۔ جنہوں نے سنا اور دوسروں کے خیال سے ابھی اطلاع نہیں دی۔ اور اس انتظار میں ہیں۔ کہ دوسروں کی لسٹ کے ساتھ نام بھیجے جائیں گے۔ یا وہ جنہوں نے خیال کیا کہ دوسروں کو بھی تیار کر کے اپنے نام بھجوائیں گے۔ یا جنہوں نے ارادہ کر لیا۔ مگر کسی روک کی وجہ سے اطلاع نہیں دے سکے۔ کیونکہ سابقیت دل سے تعلق رکھتی ہے۔ گو ظاہر سے۔ ہاں جب جب اطلاع ہو۔ اس کا نتیجہ یہیں سے شروع ہو گا۔ اور سابقیت یہی ہے۔ کہ آدمی سنے اور مان لے۔"

(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء)

پس احباب سابقون میں آنے کے لئے اپنے وعدے حضور کی خدمت میں براہ راست بھیج کر ذریعہ جہاں تک جلد ممکن ہو حضور کی پیش کریں۔

صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب ۳۲۳/۲

سیدہ ام میاں ناصر احمد صاحب ۱۱۱

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ۲۵/-

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۵۲/-

صاحبزادی سیدہ امۃ المتین صاحبہ بنت حضرت اقدس ۳۸/-

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ۳۶۵/-

سیدہ ام میاں مظفر احمد صاحب ربوہ ۱۱۵/-

ملک محمد شفیع صاحب نائب ناظر بیت المال ۱۴۵/- ادا کر دیا ہے

اہلیہ صاحبہ ملک محمد شفیع صاحب نائب ناظر بیت المال ۲۳/-

قریشی محمد یوسف صاحب مع اہل و عیال ۲۹۸/-

شیخ قدرت اللہ صاحب دوکاندار ربوہ مع خاندان ۱۴۳/-

سید محمود عالم صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مع اہلیہ ۴۱/-

میاں محمد رفیق صاحب ربوہ ۲۳/-

مرزا فضل الرحمٰن صاحب رسال پور چھاؤنی ۵۰/-

ملک محمد اسحق صاحب دفتری محاسب صدر انجمن مرحوم ۲۳/-
میں اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے بھی تا زندگی حصہ لیتا رہوں گا۔

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ربوہ ۷۸/-

قریشی محمد عبد اللہ صاحب مع متعلقین ۲۵/-

میاں غلام قادر صاحب کارکن کریانہ ربوہ ۲۹/-

چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار ۲۵/-

مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ ۵۵/-

محترمہ محمودہ خاتون صاحبہ لاہور ۳۲/۴

شیخ نصیر احمد صاحب زیورچ ۷۵/-

مولوی علی احمد صاحب ایم اے ربوہ ۵۱/-

میاں عبد السمیع صاحب چک گانگ ۲۵/-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۳۴/-

محترمہ اہلیہ صاحبہ ۱۰/-

حکیم سردار محمد صاحب جیسیہ ڈگری ۱۵۸/-

چوہدری شریف احمد صاحب سرگودی ۷۰/-

جمعدار محمد نصیب صاحب عارف مالیر چھاؤنی ۱۳۵/-

مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب مبلغ لاہور مع اہلیہ صاحبہ ۱۱۴/-

سیدی۔ میں اور میری اہلیہ محترمہ انیس سال تک اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے پاتے رہے ہیں۔ فالحمد للہ۔ سیدی! میری اہلیہ محترمہ نے تحریک جدید کے دور سے پہلے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ہم کہیں جا رہے ہیں۔ راستہ میں نہر آ گئی۔ بظاہر اس کو عبور کرنا بہت مشکل تھا۔ گھبرا تو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کو پھاند گئے۔ تھوڑی دور پھر نہر آ گئی اور پہلے کی طرح اس کو بھی پھاند گئے۔ حتیٰ کہ ۱۹ نہریں آئیں۔ اور انہیں کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھاند گئے۔ اس کے بعد تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات اور پھر ۱۹ سال نے اس کی تعبیر بتا دی۔ الحمد للہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم انیس نہر پھاندنے کی توفیق پا چکے ہیں۔ انیسویں سال کے ۱۱۴ روپیہ پیش حضور کرتا ہوں۔ حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

"زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔" (نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۵۲ء

لمحۂ فکریہ

ہفت روزہ "اقدام" لاہور کی اشاعت ۲۰ر نومبر ۱۹۵۲ء میں "برطانوی عوام کی عجائب کاریاں" کے زیر عنوان "لنڈن کی ڈائری" جناب تہور حسین صاحب کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے مندرجہ ذیل فقرے ہمارے لئے درس عبرت مہیا کرتے ہیں۔

ٹائمز کا دہلی نامہ نگار اور نیوز کرانیکل کا نارمن کلف ہندوستان کے بڑے بھاڑے ڈھنڈورچی ہیں۔ نہرو کو چھینک آجائے تو ان اخبارات میں چھپ جاتی ہے۔ اور تمہارا (پاکستانیوں کا ناقل) یہ حال ہے کہ تم نے لاکھوں (کم از کم ہزاروں) خرچ کرکے ڈیلی میل سے ایک خاص ضمیمہ پاکستان کے متعلق چھپوا لیا۔ لیکن ایک موقعہ پر لنڈن ٹائمز کے خاص نامہ نگار نے پاکستان کو وہ ٹھکا دیا کہ باید و شاید تمہارے ہاں کی احمدی احرار کشمکش نے یہاں یہ تاثر پیدا کر رکھا ہے کہ پاکستان قرون مظلمہ کی طرف بھاگا جا رہا ہے۔

یہ فقرے ایک مسلمان نے لنڈن میں بیٹھ کر لکھے ہیں بظاہر تو یہ چند معمولی فقرے معلوم ہوتے ہوں گے۔ لیکن ذرا غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر پاکستان کے مستقبل کا تاریک نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ یہ چند فقرے پاکستان کے عز ائم۔ پاکستان کے عوام۔ پاکستان کے سنجیدہ طبقے اور پاکستان کے ارباب حکومت سب پر ایک نہایت ہی رنجدہ اور تلخ تبصرہ ہیں۔

پاکستان ہی نہیں بلکہ ان فقروں سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ مہذب دنیا تمام اسلامی ممالک کے متعلق کیا نظریہ پرورش کر رہی ہے۔ حالانکہ پاکستان نے اپنے معرض وجود میں آنے سے پہلے اور بعد بھی دنیا کو یہی باور کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ اسلامی آئیڈیالوجی کی خوبیاں نمایاں کرکے دکھائے گا۔

نہیں نہیں یہ فقرے پاکستان ہی پر نہیں بلکہ خود دین اسلام پر بھی ایک نہایت چبھتا ہوا طنز ہیں۔ جس سے ہم تمام مسلمان کہلانے والوں کو شرم سے پانی پانی ہو جانا چاہیئے۔ وہ دین اسلام جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے "نور" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی دین اسلام کے نام لیواؤں سے آباد وہ ملک جو دنیا میں دین اسلام کے عملی نمونہ کا داعی بن کر وجود میں آیا ہے۔ اس کے متعلق یہ سمجھا جاتا کہ وہ

"قرون مظلمہ کی طرف بھاگا جا رہا ہے"

کتنا دل دہلا دینے والا انکشاف ہے۔ ماہر طبیب نے کس کمال سے علامات سے مرض کو پہچانا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ خود ہمارے ملک کے بعض ارباب عقل و دانش ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ مودودیوں۔ احراریوں۔ "زمیندار" کے مدیر مسئول اور بعض عاقبت نا اندیش علمائے اسلام کہلانے والے احمدیت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رہے ہیں باہر سے دیکھنے والے اس سے پاکستان عالم اسلام اور اسلام کے متعلق کیا نتیجہ اخذ کر رہے ہیں نہیں انہیں یہ بھی نظر نہیں آتا۔ کہ جس اصول اتحاد کی طاقت پر۔ پاکستان حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ آج اس اصول کی دھجیاں کس طرح فضائے آسمانی میں اڑائی جا رہی ہیں۔ تمام اسلامی ممالک کا ایک محاذ بنا کر باطل کا مقابلہ کرنا تو کجا خود وہ ملک جس کو اپنے نمونہ سے اس اتحاد کی بنیاد رکھنی تھی۔ کس طرح فرقہ پرست عناصر کا میدان کارزار بن چکا ہے۔

کیا پاکستان کے سنجیدہ طبقہ، ارباب حکومت اور سب سے بڑھ کر علمائے اسلام کہلانے والوں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ نہیں ہے؟ کیا ان فقروں سے انہیں کوئی درس عبرت حاصل نہیں ہوتا؟

پریس اور عوام کی رائے زنی

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر اطلاعات و نشریات نے پشاور میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر پریس اور عوام کو رائے زنی کا موقعہ دیا جائے گا۔ اور اس کام کے لئے دو ہفتہ تک مجلس کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا

کسی ملک کا دستور ایک اہم ترین دستاویز ہے۔ اس لئے اس کے بنیادی اصولوں کو وضع کرنے کے لئے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور اس لحاظ سے کمیٹی کی رپورٹ کو پریس اور عوام کی رائے زنی کے لئے پیش کرنا بھی نہایت اہم قدم ہے۔ تاکہ حتی الوسع خامیوں کو دور کیا جا سکے اور جو دستور بنے وہ ہر دل عزیز ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں ... کہ دستور سازی میں غیر معمولی تاخیر ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے تاخیر کی جو وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ ان کی معقولیت کو تسلیم کرتے ہوئے ہم تقاضا بلکہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ اس تاخیر کی ایک نہایت اہم وجہ یہ بھی ہے۔ کہ حکومت نے شروع ہی میں بعض ایسی غلطیاں کیں۔ جو اگر نہ کی جاتیں تو شاید دستور آج سے بہت پہلے بن چکا ہوتا۔ ان غلطیوں میں سے ایک غلطی علماء کے بورڈ کا قیام بھی ہے اس طرح حکومت نے دستور ساز اسمبلی پر خود ہی ایک ایسی روک کھڑی کر دی کہ جس سے اسمبلی کی مشینری قدرتاً تعطل کی حد تک سست رفتار ہو کر رہ گئی۔ علاوہ ازیں اس سے بعض فرقہ پرست عناصر کو ایسا موقعہ ہاتھ آگیا۔ جس سے فرقہ پرست علماء کے حوصلے نقصان رسانی کی حد تک بڑھ گئے اور انہیں عوام کو گمراہ کرنے کی اچھی خاصی مہلت مل گئی۔

ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ دستور سازی میں علماء کے مشورہ کا دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر بورڈ کو تشکیل دے کر ایسا کرنا ایک غیر معمولی اقدام ہے۔ جو صریحاً جمہوری اصولوں کے خلاف ہے کسی خاص طبقہ کو خواہ وہ علماء ہی کا طبقہ کیوں نہ ہو۔ ملک کے دوسرے طبقات پر ایسی ترجیح دینا ان کے شہری حقوق پر قدغن لگانا ہے۔ علماء بھی ملک کے عوام کا ہی حصہ ہیں۔ بہتر طریق یہ تھا۔ کہ جب بنیادی اصولوں کی کمیٹی رپورٹ تیار کرکے استصواب کے لئے ملک و قوم کے سامنے رکھتی: تو باقی شہریوں کی طرح علماء بھی اپنی رائے کا آزادی سے اظہار کر سکتے تھے۔ اور اس طرح بھی ان کی رائے کو کما حقہٗ وقعت دی جا سکتی تھی۔

ایسا بورڈ بنانے سے جو دقت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو بنیادی اصولوں کی کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف مخالف عناصر کا یہ تقاضا ہے کہ بورڈ کی سفارشات بھی ساتھ شائع کی جائیں۔ جس کے معنی یہ ہوں گے کہ عوام کے سامنے ایک رپورٹ پیش نہیں ہوگی، بلکہ دو رپورٹیں پیش ہوں گی۔ ایک عوام کے نمائندوں کی طرف سے اور دوسری جیسا کہ تخریب پسند عناصر کا گمان ہے۔ ان کے نمائندوں کی طرف سے جو دستور سازی کے متعلق کنوئیں کے مینڈکوں کی سی تنگ نظری لئے اپنے محدود تصورات کا پشتارہ لئے پھرتے ہیں۔ اور دھمکی دے رہے ہیں کہ پاکستان کا دستور ان کے خاص فرقہ پرستانہ تصورات کے مطابق ہی بنایا جائے ورنہ وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔

بے شک یہ بورڈ محض مشورہ کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور دستور سازی میں اس کو دخل اندازی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مگر حکومت کی مخالف ایسی سیاسی پارٹیاں کے لیڈر اسلام کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھا کر موجودہ حکومت کو زک پہنچانا اور اقتدار پر خود قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلامی شریعت کے غریب سے عوام اور خاص کر مولویوں کے طبقے کو گمراہ کرکے ملک میں حکومت کے خلاف ایجیٹیشن کرنے کے لئے بورڈ کی سفارشات کا غلط استعمال کر سکتے ہیں۔ اور بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ سے ان کے اختلافات کو اچھال کر دستور سازی کے راستہ میں روک بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے تجربہ ہو چکا ہے۔ اس طرح خواہ مخواہ ایک جھگڑے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

بہرحال بنیادی اصولوں کی رپورٹ پریس اور عوام کی رائے زنی کے لئے پیش کرنا ایک مستحسن اقدام ہے۔ اور جمہوری تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ اس کے بعد دستور ساز اسمبلی ضروری غور و فکر کے بعد جلد از جلد دستور سازی کے باقی ماندہ مراحل کو طے کرے گی۔ اور مزید تاخیر و تعویق سے پرہیز کرے گی۔

دُعائے مغفرت

(۱) میری پھوپھی محترمہ نواب بی بی صاحبہ صاحبہ چک ۲۴ر دنیا پور سندھ ۱۲/۱۱/۵۲ کو اس جہان فانی سے کوچ کرکے اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ایک مخلص احمدی خاتون تھیں۔ اس سال حج کے لئے گئیں۔ واپسی پر راستے میں بیمار ہو گئیں قریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں مرحومہ کا صرف ایک لڑکا احمدی ہے۔ جنازہ غیر احمدیوں نے پڑھا۔ تمام احمدی جماعتوں کی خدمت میں مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

(بشریٰ بیگم بنت چوہدری علی محمد مرحوم آف دیجوان حال ملتان)

(۲) ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص اور شریف طبع نوجوان ۱۲ر نومبر کی رات کے گیارہ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے خدا سے جا ملے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی جائے۔ نیز اللہ تعالیٰ مرحوم کی بوڑھی اور بزرگ والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ سید عبد السلام انچارج ڈسپنسری بشیر آباد اسٹیٹ سندھ۔

جلسہ سالانہ قریب ہے کیا آپ نے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے

شذرات

اتحاد کے قدیمی دشمن

ایک احراری مولوی نے نہایت مایوس کن لہجہ میں کہا

"ہم اسلامی نگاہ سے ایک مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کا جواب ملنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ جواب دینے کی بجائے ہمیں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ اتحاد کے دشمن ہیں۔" (آزاد)

انقلاب لکھتا ہے۔

"سیکرٹری مجلس احرار مظہر علی اظہر نے ۱۹۳۶ء کے اوائل ایام میں جو عجیب باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ ان میں سے دو خاص طور پر توجہ طلب ہیں۔

اول یہ کہ اگر مسلمانوں کے اتحاد کی صدا بلند کی جائے گی تو ہندو اور سکھ بھی اپنے اپنے اتحاد کی کوشش کریں گے لہذا مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش کرنا یا انہیں یکجا رکھنا یا ان میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے آواز اٹھانا سیاسی نیا رُخ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اقلیت شیعہ ہمیشہ نہ جنگ کرتے ہیں بالفاظ دیگر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو اور اقلیت میں رہو" (۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء)

اتحاد اسلامی کے قدیمی دشمنوں اور تفرقہ اندازوں کی دیدہ دلیری اور جسارت دیکھئے کہ تفرقہ و انتشار پھیلاتے ہوئے بھی مسلمانوں کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ وہ اتفاق و اتحاد کے مجسمے ہیں لیکن حکومت ان کے اتفاق و اتحاد کی قدر نہیں کرتی۔

احراری کان کھول کر سن لیں کہ ملت اسلامیہ بیدار ہو چکی ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ بدنیگاں اور انتشار پھیلانے والے پہلے سے زیادہ دیر تک اس پاک سرزمین میں رہ سکیں سو ہر رنگ کے خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم

صریح کفر کا مسئلہ

ایک احراری مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم مانتے ہیں کہ افراد ہی میں نہیں مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان بھی ایک دوسرے کی تکذیب دید اور بعض صورتوں میں تکفیر کی ہنگامہ آرائی بھی ہوئی ہے۔ مگر قادیانیت کی تکفیر کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے قادیانیو کا مسئلہ صریح کفر ہے۔ اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور فتویٰ ہے

"مرشد ... ہویت کہ فرقہ امامیہ منکر خلافت صدیق اکبر اند و درکتب فقہ مسطور است کہ ہر کہ انکار خلافت حضرت صدیق اکبر کند منکر اجماع قطعی شد و کافر گشت ... ہرگاہ بموجب روایات فقہ کفر آنہا ثابت شد، پس ملاقات ایشاں نیز حکم ملاقات کفار جاری است۔"

(فتاوے عزیزی صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ ۱۹۱۵ء)

یا شیعہ فرقہ امامیہ (شیعہ) صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر ہے۔ اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ جو حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرے۔ وہ اجماع کا قطعی منکر اور کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان سے کفار کی طرح ہی میل جول رکھنا چاہیئے

پھر لکھتے ہیں:۔

"در مذہب حنفی موافق روایات مفتیٰ بہا حکم شیعہ حکم مرتد اں است چنانچہ فتاوے عالمگیری مرقوم است پس نکاح کردن از زن کہ دریں فرقہ باشد درست نیست"

حنفی مذہب کے نزدیک شیعہ مرتد ہیں اور فتاوے عالمگیر میں مرقوم ہے۔ کہ شیعہ عورت سے نکاح درست نہیں ہے۔

فرمائیے کیا یہ صریح کفر کا مسئلہ نہیں اور کیا اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہے؟

بدمعاشوں کا مطالبہ

مولانا احمد علی صاحب نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"میرے دوستو اکثریت یہاں فاسقوں اور بدمعاشوں کی ہے۔ اب اس قانون کی رو سے ہم قابل گرفت ضرور ہیں۔ فاسق بھی گرفت الٰہی میں مشرک اور کافر کی طرح آتے ہیں۔ یعنی دنیا میں ذلیل اور آخرت میں جہنم رسید ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بالآخر نکل آئیں گے

پھر فرمایا:۔

"نہ خالق سے ہمارا تعلق درست ہے۔ نہ رسول خدا سے ہمارا تعلق درست ہے ان حالات میں خود فیصلہ کیجئے کہ ہم اللہ کی طرف سے کس سلوک کے مستحق ہیں۔" (آزاد ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

احراری جواب دیں کہ جب کسی ملک کی اکثریت بدمعاشوں اور فاسقوں کی ہو۔ تو کیا اسلامی حکومت کے لئے یہ جائز ہے۔ کہ وہ ایسی اکثریت کے کسی مطالبہ کو قبول کرلے؟

احراری آخر مان گئے

ہم نے کئی بار لکھا کہ احراری و احمدی قضیہ کی اساس مذہب پر نہیں۔ احراریوں کے بغض و کینہ پر ہے۔ مگر احراری عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ہمیشہ یہی کہتے رہتے تھے۔ کہ ہم ناموس رسالت کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حق زبانوں پر جاری ہو رہا ہے اور احراری طویل مخمصوں میں الجھنے کے بعد آخر یہ حقیقت مان گئے ہیں۔

چنانچہ آزاد کی روایت ہے کہ ایک احراری مولوی کی زبان سے مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے یہ الفاظ نکل گئے کہ

"اگر مرزائی مومن بھی ہوں تو بھی ہم مخالفت کرینگے" (آزاد ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کیا اب بھی اس بات میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے کہ احراریوں کا مقصود ختم نبوت کا تحفظ نہیں۔ ناموس رسالت کی حفاظت نہیں۔ صرف اور صرف مخالفت ہے۔ اور یہ مخالفت کینہ و بغض کی تاروں سے اس قدر مضبوط لپٹی ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خالص اسلامی جماعت کے ثابت ہو جانے پر بھی ممکن نہیں کہ چھوٹ سکے۔

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

امید ہے کہ احراریوں کے اس حیرت انگیز اعتراف کے بعد عامۃ المسلمین کی اکثر غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اور ہمارا ملک بجارت کے ایجنٹوں اور اسلام کے دشمنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

امت مسلمہ کی توہین کیوں کرتے ہو؟

ماہر القادری صاحب مدیر صدق مولانا دریابادی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ساری امت مسلمہ ایک طرف اور مدیر صدق ایک طرف پورے اجماع امت کے مقابلہ میں تنہا ہرزہ خوانی کر رہے ہیں"

(تسنیم)

مولانا مودودی صاحب نے چند دن ہوئے ایبٹ آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج کی مسلم سوسائٹی میں اگرچہ لاکھوں کے بعد ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا جو خدا اور رسول کا منکر ہو۔ مگر اس کے قول و عمل میں واضح تضاد پایا جاتا ہے۔ اللہ اور رسول کے ماننے والے عملاً دنیا میں اپنے نفس اور شیطان کی سوسائٹی اور مال و دولت کی اور ان لوگوں کی بندگی کرتے ہیں۔ جو بظاہر ان کو رزق دینے والے ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ نہیں جہاں یہ منافقت اور تضاد نہ پایا جاتا ہو۔ پاکستان میں مادی وسائل کی کمی نہیں بلکہ ایمان و اخلاق کا فقدان ہے"

(تسنیم ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

محترم ماہر القادری صاحب! آپ بڑے شوق سے رد مرزائیت کے جہاد میں شامل رہیں لیکن یہ تو بتلائیے کہ آپ بے ایمان، بد اخلاق اور شیطان پرستوں کو امت مسلمہ کے نام سے موسوم کرکے امت مسلمہ کی توہین کیوں کرتے ہیں؟

تقویٰ کی زبردست مثال

تسنیم شاکی ہے کہ:۔

"بعض لوگ مظاہر تقویٰ کو عین تقویٰ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی ایک طرف تو روشن ہو جاتی ہے۔ لیکن بقیہ سارے اطراف میں وہی تاریکی ہوتی ہے۔" (تسنیم)

جماعت اسلامی کے نزدیک اسلامی تقویٰ کا صحیح معیار (Standard) کیا ہے اس کی ایک دلچسپ مثال مولانا مودودی کے قلم سے سنیئے:۔

"حال ہی کی بات ہے کہ ہمارے ایک رفیق جو ملازم ہیں ایم اے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس تیاری کے دوران میں انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے ذہن میں اپنی ملازمت کی ترقی اور بڑے گریڈوں کے خیالات آنے شروع ہو گئے ہیں جو ناجائز اور ایمان کی عین ضد ہیں

چنانچہ اس اللہ کے بندے نے اس بنا پر امتحان کا خیال ہی ترک کر دیا۔ یہ ایک واقعہ میں نے مثال کے طور پر عرض کیا ہے ورنہ خدا کے فضل سے اب ہمارے ارکان میں صحیح اسلامی تقویٰ پیدا ہو رہا ہے۔"

(روداد جماعت اسلامی حصہ ۵ صفحہ ۲۱)

گویا مولانا مودودی اور ان کی جماعت کی نگاہ میں طاغوت کی ملازمت تو تقویٰ کے مطابق ہے۔ مگر ترقی اور گریڈوں کے خیالات کا آنا تقویٰ کے صریح منافی ہے"

اختلافی مسائل کے حل کا آسان طریق!

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ٭ دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلینؐ
سارے حکموں پہ ہمیں ایمان ہے ٭ جان و دل اس راہ میں قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا ٭ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن شریف شریعت کے لحاظ سے آخری کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پیروی کو ترک کر کے کوئی اور راہ اختیار کرے۔ لیکن ہمارے اس اعتقاد کے باوجود غیر احمدی علماء معصوم اور سادہ لوح مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے لئے اپنے وعظوں میں ہمارے متعلق یہ غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قرآن الگ ہے حدیث الگ ہے، یہ لوگ حج نہیں کرتے، جہاد کو حرام قرار دیتے ہیں اور قیامت اور حشر و نشر کے منکر ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ الزامات بالکل جھوٹے ہیں اور سچائی سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

ہم مسلمان ہیں۔ خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں۔ (نور الحق حصہ اول ص۵)

ہم جانتے ہیں کہ بہت سے انصاف پسند اور حق پسند مسلمان حیران ہیں کہ وہ سچائی کو کیسے معلوم کریں۔ آخر ان کے پاس کونسا پیمانہ ہے۔ جس سے انہیں یہ پتہ لگ جائے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے دعاوی میں سچے ہیں یا غیر احمدی علماء جو الزامات ان پر لگا رہے ہیں وہ درست ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا آسان حل یہ ہے کہ جو لوگ تحقیقات کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ مقامی احمدیوں سے مل کر اپنے اپنے شہر یا گاؤں میں ایک پرائیویٹ جگہ کا انتظام کریں۔ جہاں فریقین کے دس دس یا پندرہ پندرہ آدمی اپنے اپنے علماء کو لے کر جمع ہو جائیں اور مندرجہ ذیل اختلافی عقائد پر پوری شرح و بسط کے ساتھ فریقین کے دلائل سنیں اور کتابوں کے حوالے دیکھیں ذیل میں ہم احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقائد کو درج کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

(۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اس خاکی جسم کے ساتھ ہرگز آسمان پر زندہ نہیں۔ بلکہ بموجب فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک سو بیس برس کی طبعی عمر گزار کر فوت ہو گئے تھے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد صرف ایسا انسان ہی نبوت کے بلند مقام کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو آپؐ کا اُمتی ہو۔ یعنی جس نے تمام فیضان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی حاصل کیا ہو کسی دوسرے مستقل اور غیر اُمتی نبی کے لئے اس امت میں کوئی جگہ نہیں

(۳) جس مسیح موعود کی آمد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ وعدہ فرمایا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جو کھلے کھلے اور روشن نشانات لے کر تشریف لائے ہیں۔ اور جن کا یہ دعوےٰ ہے کہ انہوں نے یہ مرتبہ اور یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے حاصل کیا ہے۔

غیر احمدی علماء کے عقائد

(۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ابھی تینتیس ۳۳ برس کے تھے کہ خدا نے کرہ کی چھت پھاڑ کر انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور وہ دو ہزار سال سے آسمان پر تشریف فرما ہیں اور بہت جلد اسی خاکی جسم کے ساتھ ۳۳ سال کی عمر میں ہی واپس تشریف لائیں گے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد اس امت میں آپؐ کی قوت قدسیہ سے کوئی امتی نبوت کے بلند مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس امت میں سے تیس دجال پیدا ہوں گے۔ جو جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کریں گے اور سچے نبی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جن کو نبوت کا مقام حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت کی پیروی سے حاصل نہ تھا۔ اور [illegible] ثانیہ میں آسمان سے نازل ہو کر اس کی اصلاح کریں گے اور وہ بنی اسرائیل کے ایک مستقل نبی تھے۔

(۳) جس مسیح موعود کی آمد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ وعدہ فرمایا تھا۔ وہ ابھی تک خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں ہرگز سچے نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں جھوٹے مدعی نبوت اور دجال تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر آپ کی قوت قدسیہ کسی سچے نفس انسان کو پیدا کرنے سے قاصر ہے۔

اور بھی بعض اختلافی مسائل ہیں جیسے مثلاً ناسخ و منسوخ کا عقیدہ کہ غیر احمدی علماء قرآن کریم کی بہت سی آیات کو منسوخ مانتے ہیں اور احمدیوں کے نزدیک سارا قرآن واجب العمل ہے ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ ایسا ہی غیر احمدی مولوی کہتے ہیں کہ جب مہدی آئے گا تو تلوار کے زور سے کافروں کو زبردستی مسلمان کرے گا۔

مگر احمدی اس عقیدہ کو قرآنی حکم لا اکراہ فی الدین یعنی "دین میں جبر نہیں" کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن مشہور اختلافات یہی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان مسائل پر تبادلۂ خیالات کے وقت فریقین کے علماء کا فرض ہوگا کہ وہ جو حوالہ قرآن کریم یا احادیث صحیحہ یا اقوال بزرگان سے پیش کریں۔ اصل کتاب نکال کر پڑھیں۔ اور حاضرین میں سے جو دوست اصل حوالہ کو دیکھ کر اپنی تسلی کرنا چاہیں۔ انہیں ایسا کرنے کا پورا پورا حق ہوگا۔ ایسا ہی جو دوست کسی بات کی وضاحت چاہے۔ وہ تبادلۂ خیالات کے بعد اسی مجلس میں نہ سمجھ آنے والی بات کی وضاحت کروا سکیگا

ان اختلافی عقائد کے علاوہ کچھ اور الزامات ہیں۔ جو غیر احمدی علماء ہم پر لگاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو ذریۃ البغایا اور خنزیر کہا ہے اور ان کی عورتوں کو نازیبا الفاظ سے یاد کیا ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی ہتک کی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے متعلق اس قسم کے غلط الزامات لگا کر ناواقف لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ حوالہ جات کو بگاڑ کر یا ان میں کانٹ چھانٹ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ اصل حوالہ جات بھی کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں یہ ایک ایسا طریق ہے جسے ہر معقول انسان پسند کرے گا۔ چنانچہ ہم نے ملتان سیالکوٹ، شیخوپورہ اور لائل پور میں متلاشیان حق مسلمانوں کے سامنے تبادلۂ خیالات کے اس طریق کو پیش کیا ہے۔ اور انہوں نے اسے بہت سراہا ہے۔ لیکن غیر احمدی مولویوں نے ہمیشہ اس طریق تحقیق سے پہلوتہی کی ہے۔ ان کے نزدیک جب تک "دو چار ہزار ان کے ہم خیال لوگوں کا مجمع نہ ہو اور وہ ان کی ہر معقول اور نامعقول بات پر انہیں "تالیوں" اور "واہ واہ" کی داد نہ دیں اور جو جھوٹ سچ ان کی زبان سے نکلے۔ اسے مخالف فریق فوراً تسلیم نہ کرے انہیں بحث کرنے کا کوئی مزہ ہی نہیں آتا۔ وجہ یہ کہ محدود افراد کی موجودگی میں اُن کے ہر دھوکا اور فریب کی قلعی کھل سکتی ہے اور حوالہ جات پیش کرنے میں جس کتر و بیونت سے وہ کام لیتے ہیں۔ اس کا معقول لوگوں کی مجلس میں انہیں کوئی موقع نہیں ملتا۔ پھر انصاف پسند اصحاب کی موجودگی میں وہ اس "واہ واہ" سے بھی محروم رہتے ہیں۔ جو مجمع عام میں ناسمجھ لوگ انہیں بطور تحسین کیا کرتے ہیں۔ اسلئے وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ سنجیدہ افراد کی مجلس میں پر امن فضاء میں احمدی علماء کے ساتھ تبادلۂ خیالات پر رضامند ہوں۔

ہم معزز مسلمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ مندرجہ بالا طریق پر گفتگو کروانے کے لئے اپنے علماء کو تیار کر سکیں۔ تو اپنے شہر کی احمدی جماعت کو صورت حالات سے مطلع فرما دیں۔ ہم انشاء اللہ ہر وقت ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تیار ہیں

وما علینا الا البلاغ
و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین
(ہفت روزہ تبلیغ ربوہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

مبلغ ڈیرہ غازی خاں کا دورہ

مولوی عبدالواحد خاں صاحب مبلغ ڈیرہ غازیخاں کے دورے کا پروگرام درج ذیل ہے۔

۵ دسمبر روانگی از ڈیرہ غازیخاں تا منشادن لنڈ
۵-۶ دسمبر قیام لنڈ منشادن
۷ دسمبر روانگی لنڈ منشادن تا ہیرو غربی
۷-۸ دسمبر قیام ہیرو غربی
۹-۱۰-۱۱ دسمبر قیام تونسہ شریف
۱۲ دسمبر روانگی تونسہ تا بستی مندرانی
۱۲-۱۳-۱۴ دسمبر قیام جماعت احمدیہ بستی مندرانی
۱۵ دسمبر روانگی بستی مندرانی تا بستی بزدار
۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر قیام کوٹ قیصرانی۔ بستی بزدار [illegible]
۱۸ دسمبر روانگی بطرف مور جھنگی
۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر قیام مور جھنگی۔ دتیرہ۔ ڈونہ وغیرہ۔
۲۲ دسمبر واپسی از مور جھنگی تا ڈیرہ غازیخاں

ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ

تبلیغ کا بہترین طریقہ اور احباب جماعت کا فرض

قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنٰی و فرادیٰ

(از مکرم جناب مولوی ابوالعطاء صاحب قائد انصار اللہ مرکزیہ)

عقائد اور خیالات کی اصلاح سب سے مشکل کام ہے۔ صدیوں سے قائم شدہ نسلی خیالات میں تبدیلی نہایت کٹھن مرحلہ ہے۔ تبلیغ اس چیز کا نام نہیں کہ کسی شخص کو چلتے چلتے ایک بات کہہ دی جائے۔ بلکہ تبلیغ اپنی حقیقت کے لحاظ سے یہ ہے کہ انسان درد مند دل کے ساتھ دوسرے کی بھلائی اور بہبودی کو مدنظر رکھ کر مناسب طریق سے اسے پیغام حق پہنچائے۔ اور بار بار پہنچائے۔ اس صورت کے بغیر تبلیغ کا حق ادا نہیں ہوتا۔

مبلغ کی مثال ایک طرح سے معالج اور طبیب کی مثال ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے مخاطب کی بیماری کی صحیح تشخیص کرے۔ اور اس کے مناسب حال علاج شروع کرے۔ دوسری طرف مبلغ کا مقام کسان کا مقام ہے۔ جو زمین تیار کرنے کے بعد عین موقع پر موسم کے مطابق بیج بوتا ہے۔ اگر زمین تیار نہ ہو۔ تب بھی بیج ضائع جاتا ہے۔ اگر بیج خراب ہو۔ تب بھی کھیتی اگ نہیں سکتی۔ اگر زمین بھی تیار ہو۔ اور بیج بھی اچھا ہو۔ لیکن موسم کے مطابق اور صحیح طریق سے بیج نہ بویا جائے۔ تب بھی ساری کوشش اکارت چلی جاتی ہے۔ پس مبلغ کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف اپنے مخاطب کی بیماری اور اس کے عقیدہ کی خرابی کی صحیح تشخیص کرے۔ اور دوسری طرف اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ حق کے بیج کو بونے کے لئے مناسب تیاری کے بعد صحیح طریق اختیار کرے۔

احمدیت کے عقائد اپنے اندر حقانیت رکھتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور اس کے عقائد کا قلوب انسانی میں قائم ہو جانا آسمانی فیصلہ ہے۔ اس لئے اسلام اور احمدیت کے عقائد کی اشاعت اور ان کی تبلیغ کرنا اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنا ہے۔ اسی لئے جس شخص کو یہ سعادت نصیب ہو۔ وہ ایک خوش بخت انسان ہے۔ مومن کا فرض ہے۔ کہ اپنے آپ کو ایسے خوش نصیب لوگوں میں شامل کرے۔

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبلغ قرار دیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلغ ما انزل الیک کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے جس طرح سرزمین عرب میں تبلیغ کی۔ وہ ہمیشہ کے لئے مبلغین کے سامنے اسوہ حسنہ ہے۔ کوئی موقع ایسا پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جس سے آپ فائدہ نہ اٹھاتے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ بالعموم انفرادی رنگ کی ہوتی تھی۔ اگرچہ آپ نے مختلف موقعوں پر جماعتوں کو بھی خطاب فرمایا ہے لیکن زیادہ تر آپؐ کی تبلیغ علیحدہ علیحدہ ہی ہوا کرتی تھی۔

جن دنوں مکہ کی گلیوں میں مسلمانوں کا چلنا پھرنا دشوار تھا۔ ان دنوں بھی آپ انفرادی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اور جب مکہ میں تبلیغ کا کوئی راستہ نہ رہا۔ تب آپ طائف شہر میں گئے۔ اور وہ مشہور واقعہ پیش آیا۔ جو اسلامی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے حضور علیہ السلام کی مظلومیت اور حقانیت کی زندہ مثال کے طور پر موجود ہے۔ قرآن مجید کی آیت قل انما اعظکم بواحدۃ میں بھی انفرادی تبلیغ اور انفرادی تفکر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

انفرادی تبلیغ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مبلغ اپنے مخاطب کے مناسب حال گفتگو کرتا ہے۔ اور اس کا مخاطب اپنے دل کے شبہات کو پیش کر کے ان کے ازالہ کی حقیقی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ اس موقع پر غلبہ پانے یا ہار جیت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ مبلغ کو تو ہر موقع پر ہی ہار جیت کے خیالات سے بالا ہونا چاہیئے۔ لیکن مخاطبین کا رویہ کبھی کبھی اسے بھی جادۂ استقامت سے ذرا منحرف کر دیتا ہے۔ اور نفسانی جوش اس پر غالب آجاتا ہے۔ اور یہ بات روحانی تبلیغ کے لئے سم قاتل ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ حقیقی تبلیغ انفرادی تبلیغ ہی ہوتی ہے۔ ہنگامہ خیز تبلیغ بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔

جن دنوں کسی مذہبی جماعت کی مخالفت زوروں پر ہو۔ ان دنوں میں طبائع میں جوش ہوتا ہے۔ لیکن وہی وقت ہوتا ہے۔ جب بہت سی سعادت مند روحیں حق کی تلاش اور سچائی کی جستجو میں کوشاں ہوتی ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ سچا مبلغ انفرادی طور پر انہیں پیغام حق پہنچائے۔ اور مخالفین کی ہنگامہ خیزیوں کے نتیجہ میں جو شبہات پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کا ازالہ کرے۔ پس مخالفین کی شور اشوری کا وقت انفرادی تبلیغ کے لئے زریں موقع ہوتا ہے۔ اور وہ ٹھیک موسم ہوتا ہے۔ جس میں عقلمند کسان کو ہر قربانی کر کے اپنے کھیت میں بیج بونا چاہیئے۔

ان دنوں جماعت احمدیہ کے خلاف بعض عناصر کی طرف سے شورش پیدا کی جا رہی ہے۔ جہاں تک سچائی اور حقانیت کا سوال ہے۔ یہ شورش اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ لیکن جہاں تک ماحول اور مقام کا تعلق ہے۔ اس شورش کے اثر کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا بڑا اثر جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس طور سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ بہت سے جامد اور خاموش انسان تلاش حق شروع کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان پیاسی روحوں کو آب حیات پیش کرنے میں سستی اور غفلت نہ کریں۔ اور اس سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ حق کا دشمن یہ چاہتا ہے۔ کہ تحریک احمدیت کو مٹا دے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت اس کے پیدا کردہ حالات کو ایسے رنگ میں بدل دیتی ہے۔ جس سے دشمنوں کی یہ کوشش کشتِ حقانیت کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ابتدائی دنوں کی ہنگامہ خیزی اور مخالفت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا ؎

هذا علینا منة من ابی الوفاء
ادی کل محجوب ضیائی فنشکر

کہ ہم پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ احسان ہے۔ کہ وہ دور دراز لوگوں کو میری روشنی دکھا رہے ہیں۔ جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

آجکل کی یہ شورش انجام کار سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس کے لئے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تا ہم اس نالائق کسان کی طرح نہ بنیں کہ موسم آنے اور بارش برسنے کے باوجود وہ غفلت کی نیند سوتا رہا۔ اور ایک نہایت قیمتی موقع کو ضائع کر دیا۔

پس میں جملہ انصار اللہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مقام کو پہچانتے ہوئے اور سلسلہ کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داری کا جائزہ لیتے ہوئے موقع کے مناسب انفرادی تبلیغ میں منہمک ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا فرض پہچاننے اور اس کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کام کی باتیں

(مرتبہ مکرم عبدالحمید صاحب آصف ربوہ)

(۱) نماز میں رقت حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اگر انسان گنہگار ہو۔ تو اسے یہ احساس ہو۔ کہ میں گنہگار ہوں۔ اور مجھے ان سے پاک ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس سے اوپر کا مقام وہ رکھتا ہو۔ تو اس کے دل میں یہ احساس ہو۔ کہ مجھے خدا مل جائے۔ یہ دو چیزیں ہوں۔ تو آپ ہی آپ رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ (حضرت مصلح موعود الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۴ء)

(۲) یاد رکھو۔ انسان دو قسم کی لذتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک روح کی لذت ہے دوسرے نفس کی لذت۔ روحانی لذت تو ایک باریک اور عمیق راز ہے۔ جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے۔ اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے۔ تو وہ اسی سے سرشار اور مست ہو جائے۔ نفسانی لذتیں ایسی ہیں۔ کہ ہمیشہ آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ (حضرت مسیح موعودؑ ملفوظات صفحہ ۳۸۴)

(۳) عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور لذت مجسم جو جوڑا ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ (" صفحہ ۱۵۴)

(۴) ہم جو اشتہار دے دے کر لوگوں کو بلاتے ہیں۔ تو ہماری یہی آرزو ہے۔ کہ ان کو اس خدا کا پتہ دیں۔ جسے ہم نے پایا اور دیکھا ہے۔ اور وہ اقرب راہ بتلائیں۔ جس سے انسان جلد باخدا ہو جاتا ہے۔ (" صفحہ ۳۰۸)

(۵) اگر نفس کی اصلاح ہو گی۔ تو دین کی سچی خدمت کی توفیق ملے گی۔ اور انسان اسلام کا بہادر سپاہی بن سکے گا۔ (حضرت مصلح موعود الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۸ء)

(۶) عقل کبھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک نماز۔ روزہ۔ ذکر الٰہی۔ توکل اور خشیت الٰہی کی عادت نہ پیدا کی جائے۔ یہ چیزیں نفس کے جلا کے لئے ضروری ہیں۔ (" ")

(۷) اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام ضرور لیا کرے۔ کیونکہ اس طرح اسکی محبت دل میں تازہ ہو جاتی ہے۔ (" الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۱ء)

(۸) دینی امور میں ہنسی اور تمسخر کرنا جاہلوں کا کام ہوتا ہے۔ افسوس بہت سے لوگ اس امر کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور دینی امور میں ہنسی اور مذاق کر کے یا عدم سنجیدگی کا اظہار کر کے دلوں کو سخت کر لیتے ہیں۔

(تفسیر کبیر پارہ اول صفحہ ۵۰۴)

(۹) جب تک انسان کا دل سب باتوں کو چھوڑ کر صرف خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو جائے۔ اور در حقیقت دین دنیا پر مقدم نہ ہو جائے۔ تب تک خدا راضی نہیں ہوتا۔ (حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(۱۰) خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے۔ کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جائے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے۔ اور اس کی خیانت کرتا ہے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل نہیں۔ توحید کا مفہوم یہ ہے۔ کہ انسان کے اندر سے وہ تمام بت نکل جاویں۔ جن کی وجہ سے وہ حسد۔ بغض۔ ریاکاری۔ غیبت۔ خیانت وغیرہ بدیوں میں گرفتار ہوتا ہے (تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

ولادت

(۱) میرے بھائی اللہ دتا ولد چودھری خیر الدین صاحب مرحوم کو ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام محمد بشیر الدین رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خادم دین اور خاندان کے لئے بابرکت بنائے۔ اور لمبی عمر دے۔ خاکسار اللہ رکھا ولد چودھری خیر الدین مرحوم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

تعلیم و تربیت

"خدا تعالیٰ کے سلسلوں میں داخل ہونے والے انسان ایک بڑے بوجھ کے نیچے دب جاتے ہیں۔ مگر ہر ایک بوجھ تکلیف نہیں دیتا۔ وہ کسان جو اپنی سال بھر کی کمائی سر پر رکھ کر اپنے گھر لاتا ہے۔ کیا وہ بوجھ محسوس کرتا ہے؟ یا وہ ماں جو اپنا بوجھ اٹھائے پھرتی ہے۔ بوجھ محسوس کرتی ہے؟ اسی طرح خدا کے دین کی خدمت میں حصہ لینا اور اس کے لئے کوشش کرنا مومن کے لئے بوجھ نہیں ہوتا۔ دوسرے اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔ مگر وہ اسے عین راحت خیال کرتا ہے" (دعوۃ الامیر صفحہ ۲۸۲)

جماعت احمدیہ کا یہ کیا معمولی امتیاز ہے؟ وہ کام جس کو بادشاہ نہ کر سکے۔ وہ کام جس کو متمول اور سرمایہ دار نہ کر سکے۔ ایک غریب جماعت کے ناتھوں سرانجام پانا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟ دنیا حیران ہے اور دوست تو دوست دشمن بھی جماعت احمدیہ کی اس ممتاز سعادت کا معترف ہے۔ مگر

این سعادت بزور بازو نیست ❊ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قربانی کی یہ روح باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو نسلاً بعد نسل ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے میں جاری رہنی لازم ہے۔ تاوہ دن جلد آوے۔ جبکہ دنیا کا گوشہ گوشہ اسلام کے نور سے منور ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے دنیا کے چپے چپے پر موجود ہوں۔ اللّٰھم صل و بارک علی محمد و آلہٖ۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضروری اعلانات

(۱) خلیفہ جلال الدین صاحب ابن حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اپنے موجودہ پتہ سے فوراً اطلاع دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو وہ نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(۲) چونکہ بابو عبد الغفور صاحب ناصر ملازم کراچی ابن چودھری محمد عبد اللہ صاحب ساکن میانہ پورہ شرقی سیالکوٹ قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کر رہے۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ وہ قضائی فیصلہ کی تعمیل پندرہ یوم کے اندر اندر کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

حسین بی بی صاحبہ بنت میاں نور محمد صاحب مرحوم نے غلام رسول صاحب ولد عبد اللہ صاحب سکنہ چک ۳۶۱ ع ب تھانیدار صاحب والہ ڈاکخانہ گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کے خلاف خلع کی درخواست دی ہے۔ غلام رسول صاحب کو چونکہ معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ کہ بتاریخ ۱۴/۱/۵۳ ۲۳ (تیئیس دسمبر ۱۹۵۲ء) نو بجے صبح دار القضاء میں پیروی کے لئے تشریف لاویں۔ بصورت عدم حاضری یکطرفہ کارروائی کی جائیگی۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

درخواست ہائے دعاء

(۱) عزیزم بشیر احمد اور میری باعزت بریت کے لئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ مقدمہ کا فیصلہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ہوگا۔ عنایت اللہ بی۔ ایس۔ سی زراعت (۲) میں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ احباب میری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع کلرک دفتر ریکارڈ ۵ پنجاب رجمنٹ مردان

ہم تنگ نظر ملاؤں کو پاکستان میں سیاسی اقتدار حاصل نہیں کرنے دینگے

کیونکہ ان کے اقتدار کے نتیجے میں انتہائی ظلم و تشدد کا دور شروع ہو جائیگا

پشاور میں ڈاکٹر محمود حسین وزیر امور کشمیر کی تقریر

پشاور ۳ دسمبر ڈاکٹر محمود حسین وزیر امور کشمیر نے آج یہاں کہا کہ اگر تنگ نظر اور متعصب ملاؤں کا کوئی گروہ پاکستان میں سیاسی اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ملک میں انتہائی ظلم و تشدد کا دور شروع ہو جائے گا ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ کبھی ہم ایسا ہونے دیں گے۔ ڈاکٹر محمود حسین نے کہا کہ ہمارے ملک کے کسی حلقے میں بھی اس حقیقت کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ مبادیات اسلام کو ہمارے سیاسی نظام میں اہم مقام حاصل ہونا چاہیئے۔ تاہم ان کے خیال میں جماعت اسلامی جو دستور اسلامی کے مطالبے میں سب سے بڑھ چڑھ کر شور مچا رہی ہے۔ صرف چند علماء کی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ چونکہ ان کے ذہنوں میں اسلامی دستور کا صرف یہی خاکہ ہے۔ اس لئے اس نے ابھی سے جبکہ ملک کا دستور عوام کے سامنے پیش بھی نہیں ہوا۔ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ غیر اسلامی ہوگا۔

ڈاکٹر محمود حسین آج صبح اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء سے خطاب کر رہے تھے پون گھنٹہ کی رسمی بات چیت کے دوران انہوں نے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کا تفصیلی تجزیہ کیا۔ اور پاکستان کے دستور، مخالف جماعتوں، حکومت کی پالیسیوں پر ان کی نکتہ چینی اور ایسے دوسرے موضوعات پر اظہار خیال کیا۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ کا بیان

لاہور ۳ دسمبر۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہونے والے سرکاری و غیر سرکاری بلوں پر غور و خوض کرنے کے لئے آج صبح مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس پارٹی کے قائد میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس تقریباً دو گھنٹہ جاری رہا۔

میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے لیگ پارٹی کے دو ارکان سید نوبہار شاہ اور نواب زادہ نصر اللہ خاں کے متعلق صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے تازہ فیصلے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ان واقعات کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ جو بالآخر جماعت کی رکنیت سے ان ہر دو اصحاب کے تعطل پر منتج ہوئے

پارٹی کے قائد نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ دونوں اصحاب پچھلے سال سوا سال سے جماعتی نظم و ضبط کا کس طرح مٹی پلید کرتے پھرتے ہیں۔ اور اپنی سرگرمیوں سے جماعت کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنی تقریر کے اختتام پر پارٹی کے ممبروں کو دعوت دی کہ اگر ان میں سے کسی کو مجلس عاملہ کے فیصلے پر کوئی اعتراض ہو یا وہ سید نوبہار شاہ اور نواب زادہ نصر اللہ خاں کی صفائی میں کچھ کہنا چاہتا ہو تو اسے اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔ پتہ چلا ہے کہ پارٹی نے باتفاق رائے۔ مجلس عاملہ کی قرارداد کی تائید کی اور کسی ایک ممبر نے بھی سید نوبہار شاہ اور ان کے ساتھی نواب زادہ نصر اللہ خاں کے موقف کی حمایت نہ کی۔

امروزہ اجلاس میں پارٹی کے کل ۱۷۰ ممبروں میں سے ۱۰۵ ممبروں نے شرکت کی۔ اجلاس کل بھی جاری رہے گا۔

نواب زادہ نصر اللہ خاں نے مسلم لیگ سے استعفیٰ دیدیا

لاہور ۳ دسمبر۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں ایم ایل اے پنجاب نے آج مسلم لیگ اور پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے، پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق کل نواب زادہ نصر اللہ خاں اور سید نوبہار شاہ کو پارٹی سے غداری کے الزام میں مسلم لیگ کی رکنیت سے معطل کر دیا گیا تھا۔

نواب زادہ نے آج ایک بیان میں ان الزامات کی تردید کی ہے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف غداری اور زرعی اصلاحات کے پروگرام کی مخالفت کے جو الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے۔

انہوں نے اپنے بیان میں جوابی الزامات عائد کئے ہیں کہ موجودہ اقتصادی بحران غذائی قلت اور روز افزوں بے روزگاری کی ذمہ داری موجودہ مسلم لیگی حکومتوں پر ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا عوام سے براہ راست کوئی تعلق باقی نہ رہا۔

کولمبو ۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ شمالی لنکا کے جزیرہ نما جافنا میں طوفان سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ جس سے کئی شخص ہلاک ہوئے۔

مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

راولپنڈی

مورخہ یکم دسمبر بعد نماز ظہر بوقت ۱/۲ ۱ بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام انجمن احمدیہ مری روڈ کے بیرونی حصہ میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب میاں الٰہ بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خواجہ غلام نبی صاحب گلگار سابق ایم ایل اے کشمیر نے تقریر کی اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض دنیا میں قیام امن اور اتحاد بین الاقوام بیان فرمائی ہے۔ آج پاکستان کے سامنے کئی مشکل مسائل ہیں جن کو اس نے حل کرنا ہے۔ جن میں مسئلہ کشمیر سب سے اہم ہے۔ اگر مسلمانان پاکستان حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر آپس میں متحد و متفق ہو جائیں تو یہ مسئلہ آسانی کے ساتھ حل ہو سکتا ہے۔ ہمارا دشمن ہمارے باہمی افتراق کو دیکھ کر اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور اس مسئلہ کشمیر کے حل میں روڑے اٹکا رہا ہے۔

اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل مبلغ نے حضور کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں حضور کے اخلاق کے بارے میں انک لعلی خلق عظیم کہہ کر گواہی دی اور آپ کی پاکدامن بیوی حضرت عائشہ صدیقہ نے کان خلقہ القرآن کہہ کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم میں جن اخلاق کا ذکر آتا ہے ان تمام کے آپ حامل تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فلسفہ اخلاق پر بھی روشنی ڈالی

ازاں بعد جناب مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے مخصوص انداز میں حضور صلعم کے عشق الٰہی اور پر سوز عبادات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ عشق الٰہی میں حضور صلعم کا مقام تمام اولین و آخرین سے بلند و بالا ہے جو سوز اور رقت آپ کی عبادات میں پایا جاتا تھا اس کے بارے میں عشق محمد بہ کا مقولہ صادق آتا ہے۔ اور اس میدان میں کبھی آپ کا کوئی ثانی نہیں اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم جیسا بلند مرتبت اور عظیم الشان شخص نہ گزرا ہے اور نہ آئندہ رہتی دنیا تک کوئی پیدا ہوگا

بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کو اپنے لئے اسوہ بنائیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی

منٹگمری

یکم دسمبر بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد کے وسیع ہال میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت چودھری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری منعقد ہوا (۱) دعا (۲) تلاوت قرآن کریم مکرم ملک محمد مستقیم صاحب پلیڈر ایڈووکیٹ نے فرمائی۔ میاں محمد صدیق صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں ... محمد عمر صاحب نے نبی اکرم رحمۃ للعالمینؐ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے خلق رسول اللہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے حضورؐ کے اسوہ حسنہ پر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام تھا

(عائشہ سیکرٹری تبلیغ منٹگمری)